السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محرم میں نئے اسلامی سال کی مبارکباد دینے کا کیا حکم ہے۔ ؟قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دے کر مشکور ہوں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے پوچھا گیا کہ نئے سال کی مبارکباد دینے کا حکم کیا ہے اور مبارکباد دینے والے کو کیا جواب دینا چاہیے ؟

توشیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

اس مسئلہ میں صحیح یہی ہے کہ : اگر کوئی شخص آپ کو مبارکباد دیتا ہے تو اسے جوابا مبارکباد دو لیکن اسے نئے سال کی مبارکباد دینے میں خود پہل نہ کرو، مثلا اگر کوئی شخص آپ کو یہ کہتا ہے کہ :

ہم آپ کو نئے سال کی مبارکباد دیتے ہیں، تو آپ اسے جواب میں یہ کہیں : اللہ تعالی آپ کو خیر و بھلائی دے اور اسے خیر و برکت کا سال بنائے، لیکن آپ لوگوں کو نئے سال کی مبارکباد دینے میں پہل نہ کریں، اس لیے کہ میرے علم میں نہیں کہ سلف رحمہم اللہ تعالی میں سے کسی ایک سے یہ ثابت ہو کہ وہ نئے سال پر کسی کو مبارکباد دیتے ہوں۔

بلکہ یہ بات بھی آپ کے علم میں ہونا ضروری ہے کہ سلف رحمہ اللہ تعالی نے تو محرم کے مہینہ کو نئے سال کی ابتداء نہیں بنایا بلکہ یہ تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور خلافت میں شروع ہوا۔ انتھی۔

مصدر :

یہ جواب موسوعہ اللقاء الشھری والباب المفتوح سوال نمبر (853) اصدار اول ناشر مکتب الدعوۃ الارشاد عنیزہ القصیم سے لیا گیا۔

اور شیخ عبدالکریم الخضیر نے ھجری سال کے شروع ہونے کی مبارکباد دینے کے بارہ میں کہا ہے :

کسی مسلمان کو تہواروں مثلا عید وغیرہ پر دعا کے الفاظ کو عبادت نہ بتاتے ہوئے مطلقا دعا دینے میں کوئی حرج والی بات نہیں، اور خاص کر ایسا کرنے میں جب محبت ومودت اور خوشی وسرور مسلمان کے سے خوشدلی سے پیش آنا مقصود ہو۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

میں مبارکباد دینے میں ابتداء نہیں کرونگا، لیکن اگر مجھے کوئی مبارکباد دے تو میں اسے جواب ضرور دونگا، اس لیے کہ سلام کا جواب دینا واجب ہے، لیکن مبارکباد دینے کی ابتداء کرنا سنت نہیں نہ جس کا حکم دیا گیا ہو اور نہ ہی اس سے روکا ہی گیا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

[کتاب الصلاۃ جلد 1]